طاہر سلیم قصوری

شاہ فیصل مہد سے لحد تک

عالمِ اسلام ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھے گا

سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فیصل شہید جدید سعودی عرب کے بانی شاہ عبدالعزیز کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ وہ شوال ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے یہ ایک دلچسپ اتفاق ہے کہ جس رات ان کی ولادت ہوئی شاہ عبدالعزیز کو اسی رات روضۃ الملکہ کے مقام پر ابن رشید پر فتح پانے کی نوید سنائی گئی۔ فیصل شہید کی والدہ محترمہ مشہور عالم دین شیخ عبداللہ کی بیٹی تھیں۔ جو نجد کے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

شاہ فیصل شہید نے بچپن ہی میں اسلامی شرعی علوم کی تکمیل کر لی۔ اسلامی فلسفہ، قانون اور تاریخ ان کے پسندیدہ مضامین تھے۔ انہوں نے خلافت راشدہ کا بطور خاص مطالعہ کیا تھا۔ صرف دس برس کی عمر میں قرآن پاک اور حدیث شریف حفظ کر چکے تھے۔ پندرہ برس کی عمر میں انہیں فوج سے وابستہ کر دیا گیا تھا۔ فوج میں انہوں نے نہایت شاندار کارنامے انجام دیئے۔ جن کی وجہ سے آپ کو ۱۹۲۳ء میں سعودی افواج کا کمانڈر انچیف بنا دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ حکومت کے دیگر شعبوں میں بھی مختلف فرائض انجام دیتے رہے۔

۱۹۲۶ء میں انہیں حجاز کا وائسرائے مقرر کیا گیا اور ۱۹۲۸ء میں وہ علماء کی کونسل کے چیئرمین منتخب ہو گئے۔ ۱۹۳۹ء میں انہوں نے سعودی عرب کے وزیر کی حیثیت سے مختلف ممالک کے سفارتی دورے کئے بعد ازاں وہ اپنے بھائی شاہ سعود سے مل کر فوجی مہم پر نکلے اور لیعقوب کے مقام پر ابن رشد کو شکست فاش دی۔ پھر یمن میں فاتحانہ پیش قدمی کی مگر برطانیہ اور اٹلی کی مشترکہ فوجی مداخلت کی بناء پر یمن کی آزادی ممکن نہ ہو سکی۔ اس کے بعد یمن اور سعودی عرب کے مابین جو مذاکرات ہوئے شاہ فیصل نے ان میں اپنے والد کی نمائندگی کی۔

۱۹۳۵ء میں انہیں وزیر خارجہ مقرر کیا گیا اور اس حیثیت سے انہوں نے سعودی عرب کی خارجہ پالیسی کو نئی بنیادوں پر استوار کرنے کی کوشش کی۔ ۱۹۴۵ء میں اقوامِ متحدہ کی تشکیل کے اساسی اجلاس میں بھی شریک ہوئے۔ ۱۹۵۲ء میں جب شاہ عبدالعزیز نے وفات پائی تو حکومت ان کے بڑے بھائی شاہ سعود کے ہاتھ آئی۔ اور فیصل ولی عہد قرار پائے۔ شاہ سعود نے انہیں اپنی حکومت میں نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مقرر کیا۔

۱۹۵۸ء میں جب سعودی عرب اقتصادی بحران کا شکار ہوا تو شاہ فیصل کو مزید اختیارات سونپ دیئے گئے اور وزیراعظم بنا دیا گیا۔

انہوں نے وزیراعظم کی حیثیت سے زبردست اصلاحات نافذ کیں۔ اسی دوران شاہی اخراجات کے سلسلہ میں دونوں بھائیوں کے مابین اختلافات پیدا ہو گئے۔ ۱۹۶۰ء میں وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے۔ تاہم ۱۹۶۲ء میں انہیں دوبارہ وزارت کونسل کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ ۱۹۶۲ء میں ہی فیصل شہید نے یمن میں ہونے والی خانہ جنگی میں حفاظت کنندہ کا کردار ادا کیا اور اس میں وہ کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ ۱۹۶۴ء میں وزارتی کونسل نے شاہ سعود کو معزول کر دیا اور ۲ر نومبر ۱۹۶۴ء کو شاہ فیصل نے سعودی عرب کے آئینی سربراہ کی حیثیت سے اقتدار سنبھال لیا۔ ایک اسلامی مملکت کے تقاضوں اور عصرِ حاضر کے سیاسی حالات میں عوامی نمائندگی کے نقطۂ نظر کے لحاظ سے انہوں نے مختلف سطحوں پر بہت سے ادارے قائم کئے اور اپنے اختیارات رضاکارانہ طور پر مجلسِ وزراء اور اسلامی کونسل کے سپرد کئے۔ اس آئینی نظام کے تحت وہ بیک وقت سعودی عرب کے بادشاہ اور وزیراعظم تھے۔ وزیراعظم کی حیثیت سے وہ مملکت کے تمام امور کے فیصلے وزارتی کونسل کے مشورے سے کرتے تھے اور بادشاہ کی حیثیت میں انہوں نے اپنے اختیارات ممتاز علماء پر مشتمل کونسل کو منتقل کر رکھے تھے اور وہ رسمی طور پر بادشاہ کی حیثیت سے وزارتی اور اسلامی کونسل کے فیصلوں کی توثیق کیا کرتے تھے۔

شاہ فیصل شہیدؒ نے جہاں اپنے دورِ حکومت میں قرآن کی تعلیمات کی حدود میں رہتے ہوئے سعودی عرب کے سیاسی اور سماجی ڈھانچے کو جدید ترین خطوط پر استوار کرنے اور عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے کی کوشش کی وہاں انہیں دنیا بھر کے مسلمانوں کا بھی زبردست احساس تھا کیونکہ پاسبانِ حرمین شریفین کی حیثیت سے وہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی نگاہوں کا مرکز تھے۔ ان کے دل میں اتحادِ اسلامی کا بے پناہ جذبہ موجود تھا اور وہ کہا کرتے تھے کہ جس قوم میں اتحاد و اتفاق، یکسوئی اور یک جہتی نہیں ہوتی وہ قوم ہمیشہ استحصال اور انحطاط و تنزل کا شکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور وہ اپنے پورے دورِ حکومت میں اسی مقصد کے لئے کام کرتے رہے۔

شاہ فیصلؒ کی زندگی نہایت سادہ تھی اور آپ ایک جامع الصفات شخص تھے۔ قدرت نے آپ کو دل و دماغ کی بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ کی شخصیت عدل و انصاف کا حسین امتزاج تھی وہ اسلامی عبادات کو پوری پابندی اور باقاعدگی کے ساتھ انجام دیتے تھے۔ انہوں نے مختلف اوقات میں چار شادیاں کیں۔ وفات کے وقت ان کی ایک زوجہ تھیں۔ شاہ فیصل کی اولاد چار لڑکوں اور پانچ لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ وہ پردے کے قائل تھے ان کی ازواج اور بیٹیاں ہمیشہ پردے میں رہتیں۔

شاہ فیصل شہید کو ۲۵ر مارچ کی صبح کو اس وقت شہید کیا گیا جب وہ کویت کے وزیر تیل عبداللطیف الکاظمی سے

سعودی وزیر تیل ذکی یمنی کی معیت میں محو گفتگو تھے۔ اسی دوران ان کے قاتل بھتیجے شہزادہ فیصل نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ آپ کو انتہائی مخدوش حالت میں ریاض کے سنٹرل ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں وہ سہ پہر کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے یوں سارا عالمِ اسلام ایسی مایہ ناز شخصیت سے محروم ہو گیا۔

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ سیالکوٹ۔
- قریشی بک ڈپو سشکر گڑھ۔ ضلع سیالکوٹ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکیٹ صابن، بازار تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا، تحصیل و ضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب، خطیب جامع اہلحدیث، صدر، راولپنڈی۔
- حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی جامع مسجد اہلحدیث۔ شاہ فیصل شہید روڈ لعل چند باغ میرپور خاص (سندھ)
- منشا بک سٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان۔
- مکتبہ وہابیہ ہاشمی کالونی۔ گوجرانوالہ
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹، سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد امین پور بازار۔ فیصل آباد
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہلحدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔